پندرہ روزہ

# الہلال

ٹورانٹو ۔ کینیڈا

قیمت ۵۰ سینٹ

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

۱۰ مارچ ۱۹۸۲

۷ جمادی الثانی ۱۴۰۲

شمارہ نمبر ۲۳

جلد نمبر ۱۲


# پاکستان کی افواج کی قیادت میں اہم تبدیلیاں

جنرل اقبال اور جنرل سوار خان ریٹائر ۔ لفٹننٹ جنرل رحیم الدین چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف اور لفٹننٹ جنرل کے ایم عارف وائس چیف آف آرمی سٹاف ہوں گے

## انتخابات سے قبل تبدیلیوں پر مختلف قیاس آرائیاں

### بلوچستان کے نئے گورنر ۲۲ مارچ کو حلف اٹھائیں گے

کراچی ـــــــ مارشل لاء کے نفاذ کے بعد پہلی مرتبہ پاکستان کی فوج میں اہم تبدیلیوں کا اعلان کیا گیا ہے۔ چیئرمین آف جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی جنرل محمد اقبال اور بری فوج کے وائس چیف آف آرمی سٹاف جنرل سوار خان ۲۲ مارچ سے ریٹائر ہو جائیں گے...

ان کی جگہ بلوچستان کے گورنر لفٹننٹ جنرل رحیم الدین خان چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی اور لفٹننٹ جنرل کے ایم عارف وائس چیف آف آرمی سٹاف مقرر کئے گئے ہیں...

[illegible]

## طلبہ کے ہجوم منتشر کرنے کیلئے لاہور اور کراچی میں اشک آور گیس کا استعمال

مظاہرین نے لاہور میں ایک فوجی جیپ کو نذرِ آتش کر دیا

کراچی میں ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل رجسٹریشن کی کار اور پولیس پر پتھراؤ کیا گیا

کراچی ـــــــ راولپنڈی سندھ میڈیکل کالج کے طلبہ نے گزشتہ روز ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل رجسٹریشن کی کار کو نقصان پہنچایا... پولیس نے طلبہ کو منتشر کرنے کیلئے اشک آور گیس کے گولے پھینکے...

[illegible]

### اہم ہر طرح کے انتخابات میں حصہ لیں گے ۔ قاضی حسین احمد

پشاور ـــــــ جماعت اسلامی کے سیکرٹری جنرل قاضی حسین احمد نے ...

[illegible]



[illegible]

## کیمیاوی ہتھیاروں کا نشانہ بنائے جانیوالے ایرانی فوجی آسٹریا پہنچا دیئے گئے

### متاثرہ فوجی کربناک درد میں مبتلا ہیں

ویانا ـــــــ [illegible]



[illegible] ... عراق کی طرف سے کیمیاوی اسلحہ کے استعمال سے شدید زخمی ہو گئے۔

... عراق کی طرف سے کیمیاوی ہتھیاروں کا نشانہ بننے والے ... کو یہاں علاج کے لئے لایا گیا تھا ... آج دم توڑ دیا۔

## ایران کا برطانیہ پر الزام

تہران ـــــــ ایران نے برطانیہ پر عراق کو ایران کے خلاف مدد دینے کا الزام لگایا ہے ... برطانیہ نے عراق کو ... کیمیاوی ہتھیار فراہم کئے ہیں

# مقبوضہ کشمیر میں عام ہڑتال پولیس اور مظاہرین کے درمیان شدید جھڑپیں

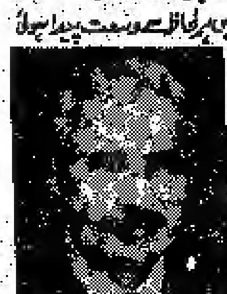
کشمیری حریت پسند رہنما مقبول بٹ کو پھانسی دینے پر بھارتی حکومت کیخلاف زبردست مظاہرے سینکڑوں افراد زخمی

## وزیر اعظم اندرا گاندھی اور فاروق عبداللہ کے پتلے جلائے گئے

مقبول بٹ کو پھانسی سیاسی قتل ہے۔ مولوی فاروق

## ایران مشکلات سے دوچار ہے لیکن صورتحال مستحکم ہو رہی ہے جنگ

پاک ایران مشترکہ وزارتی کمیشن کے قیام کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ پاکستانی سفیر کا انٹرویو



## جامعہ پنجاب کی سابق طلبہ یونین کے صدر سمیت ۲ طلبہ خارج کر دیئے گئے

مزید ۳ طلبہ کے او ولڈ اور نیو کیمپس میں داخلے پر پابندی

## انتخابات نہ کرائے گئے تو ہم فیصلہ کن اقدامات کریں گے۔ قاضی حسین احمد

حکومت کسی ادارے کو بھی منظم نہیں دیکھنا چاہتی؛ ہم دو نکات پر ہر پارٹی سے اتحاد کے لئے تیار ہیں

## پائلٹوں کی ہڑتال کی باعث پی آئی اے کی متعدد پروازیں منسوخ

مسافروں کو شدید پریشانی کا سامنا، پائلٹوں کی حمایت کے لئے کالعدم یونین میں رابطہ

چھوٹے سے گروپ کی غیر حاضری کے باوجود ۹۳ میں سے ۸۵ ہزار پروازیں چلائی گئیں ترجمان

## بیٹے کو نوابزادہ نصر اللہ کے کمرے میں داخل ہونے کی ممانعت

## آئینی ترمیم کا مسودہ تیار کر لیا گیا۔ شوریٰ کے اجلاس میں بحث ہوگی

## ہم تحریک بحالی جمہوریت کے دوسرے راؤنڈ کی تیاری کر رہے ہیں۔ مرتضیٰ

حکومت نے سیاسی قیدیوں کی مشروط رہائی کی پیشکش کی تھی مگر ہم اس جال میں نہیں آئے

پندرہ روزہ
# الہلال
سٹوراسٹولینڈ

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

سنو! اللہ کے دوستوں کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے

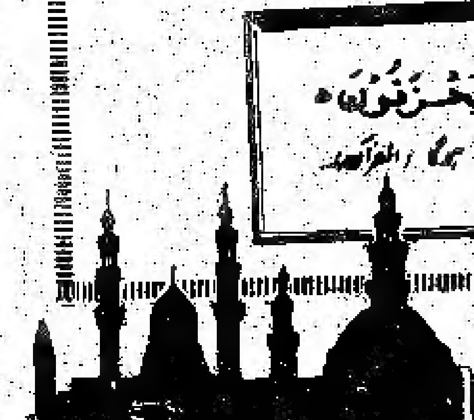
## جمہوری قبا میں تختِ استبداد بچھانے کی کوشش

تحریکِ اسلامی کے سیکرٹری جنرل نے ملتان میں ایک استقبالیے سے خطاب کرتے ہوئے یہ کہا کہ حکومت نے نوجوانوں پہ پابندی کی کارروائی انتخابات کے وعدے سے منحرف ہونے کے لئے کی ہے۔ انہوں نے اس کارروائی کو نوجوانوں پہ ایک کاری ضرب قرار دیتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی کہ حکومت کسی بھی ادارے کو ایک منظم قوت کی حیثیت سے نہیں دیکھنا چاہتی۔

قاضی حسین احمد ہی اس رائے میں تنہا نہیں ہیں۔ نوجوانوں کی تنظیموں پہ پابندی کے خلاف ملک کے جن سیاست دانوں نے اپنے شدید ردعمل کا اظہار کیا تھا ان سب نے ان پابندیوں کو انتخابات نہ کرانے کا پیش خیمہ قرار دیا اور ارباب اقتدار کی نیتوں میں فتور کی نشاندہی کی۔ سیاست دانوں کی اس رائے کو ارباب اقتدار محض یہ کہہ کر غلط قرار نہیں دے سکتے کہ وہ اپنے انتخابات کے وعدے پہ قائم ہیں۔ نوجوانوں پہ پابندی کی کارروائی سے تو صاف طور پہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ارباب اقتدار انتخابات کے وعدے سے منحرف ہونے کے لئے کسی ایسے راستے کی تلاش میں ہیں جس پہ چل کر وہ انتخابات کرانے سے بھی بچ جائیں اور اس کی ذمہ داری بھی دوسروں پہ ڈال سکیں۔ ظاہر ہے اس کے لئے موثر ترین کوئی تدبیر اگر ہو سکتی تھی تو وہ نوجوانوں کی سرگرمیوں پہ پابندی ہو سکتی تھی۔ کیونکہ یہی طبقہ ملک کا حساس ترین طبقہ ہے۔ نوجوان اپنا ندر جوش و جذبہ رکھتے ہیں۔ وہ جس بات کو حق و انصاف کے مطابق سمجھتے ہیں اس کی کھل کر حمایت کرتے ہیں۔ ظلم و ناانصافی کے خلاف سینہ سپر ہو کر میدان میں آجاتے ہیں اور بڑی سے بڑی مصیبت کو جھیلنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور امن و امان کے نام پہ اٹھائی جانے والی لاٹھیوں کو خاطر میں نہیں لاتے۔ انہیں قید و بند کی دھمکیاں بھی مرعوب نہیں کر سکتیں۔ ارباب اقتدار نے یہ سوچا کہ ایک ایسے حساس طبقے پہ ہی ہاتھ ڈال کر ان کے جذبات کو بھڑکا کر پورے ملک میں انتشار و گڑبڑ کی فضا پیدا کی جا سکتی ہے۔ نوجوانوں کو پہلے سڑکوں پہ لایا جائے۔ ان میں اور امن و امان کے محافظوں میں تصادم اور ٹکراؤ کی صورت اس حد تک پیدا کر دی جائے کہ نوجوانوں کی حمایت میں خود سیاسی جماعتیں بھی میدان میں نکل آئیں اور نتیجتاً پورے ملک میں اضطراب، بے چینی اور ہنگاموں کی ایک ایسی لہر دوڑ جائے کہ جس میں ایک نئے مارشل لاء کو نافذ کرنے کی گنجائش پیدا ہو جائے اور سیاسی جماعتوں پہ ذمہ داری ڈال کر انتخابات کو غیر معینہ مدت تک ملتوی کرنے کا موقع مل جائے۔

اس صورت حال سے یہ بات واضح طور پہ منکشف ہوتی ہے کہ ارباب اقتدار کی صفوں میں شامل ان خاص عناصر کو بڑا غلبہ اور تقویت حاصل ہو چکی ہے جن کی باگ ڈور ملک کے اندر نہیں ملک کے باہر کسی اور کی گرفت میں ہے۔ اہل وطن اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ پاکستان میں اسلام اور جمہوریت کے خلاف جس سازش کا آغاز غلام محمد اور اسکندر مرزا کے دور سے ہوا تھا وہ پورے تسلسل کے ساتھ آج تک اور وقت کے اس لمحے تک جاری ہے۔ انتخابات کے وعدے سے پاکستان دشمن طاقتوں میں ایک بار پھر کھلبلی پڑ گئی اور انہوں نے ارباب اقتدار کی صفوں میں شامل اپنے مہروں کو فوراً چاق و چوبند کر دیا اور یہ مشن ان کے سپرد کیا کہ تم ہر قیمت پہ انتخابات کے انعقاد کو ناکام بنانے کے لئے اقدامات کرو۔ ان عناصر نے اپنے سرپرستوں اور آقاؤں کے چشم و ابرو کا اشارہ پاتے ہی جس مستعدی اور چابکدستی سے عاجلانہ کارروائیاں کی ہیں اس سے یہ بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ ارباب اقتدار میں شامل ان عناصر کے ہاتھ پشت پہ بندھے ہوئے ہیں جو انتخابات کے انعقاد میں مزید تاخیر کو ملک و ملت کے لئے نقصان دہ سمجھتے ہیں اور اندیشہ اس بات کا ہے کہ اس سے پہلے ان عناصر کو ان کے بندھے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ ہی کسی مناسب موقع پہ ایک دھکا دے کر اقتدار کی صفوں سے باہر نکال دیا جائے۔ تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔

اگر ہم ۱۹۷۷ء کے بعد کے حالات کا غائر نظر سے جائزہ لیں تو بآسانی یہ بات سمجھ میں آجائے گی کہ ملک دشمن طاقتوں کے اشارے پہ جمہوریت اور نظریۂ پاکستان کے عملی نفاذ کی راہ میں مسلسل اور منظم طریقے سے رکاوٹیں پیدا کی جاتی رہی ہیں۔ ۱۹۷۷ء کی نظام اسلامی کی تحریک کے نتیجہ میں ملک کا اقتدار تحریک کے ہاتھ میں آنا چاہیے تھا لیکن ایک دوسری طاقت نے بیچ میں آکر اقتدار کو اچک لیا کیونکہ اسلامی نظام کی تحریک چلانے والوں کے ہاتھ میں اقتدار کا آنا اسلام اور پاکستان دشمن طاقتوں کیلئے ایک بڑے خطرے کی حیثیت رکھتا تھا۔ اقتدار کو اچک



## زندہ تحریریں

### مسلمان کا مطلب

مسلمان کا لفظ اسلام سے ماخوذ ہے اور اسلام ایک طریق فکر، ایک مقصد زندگی، ایک سیرت و کردار اور ایک طرزِ عمل کا نام ہے۔ اس لحاظ سے مسلمان کے معنی محض آدمی کے نہیں ہیں۔ بلکہ اس آدمی کے ہیں جو زندگی کے تمام معاملات میں وہ خاص طریق فکر، وہ خاص مقصد حیات، وہ خاص اخلاق و اطوار اور وہ خاص طرزِ عمل رکھتا ہو جس کا نام اسلام ہے۔ لفظ "مسلمان" کے اس تصور کو اگر صاف صاف سمجھ لیا جائے تو مسلمانوں کی فلاح و بہبود، ان کا مطلب، ان کی قیادت و امارت غرض ان سے تعلق رکھنے والی ہر چیز کا مفہوم متعین ہو جائے گا۔ لیکن اگر ان تصورات سے قطع نظر کر کے "مسلمان" کے لفظ کو مطلقاً ایک گروہِ اشخاص کے معنی میں لے لیا جائے تو پھر ہر شخص کو آزادی ہوگی کہ جس چیز کو چاہے مسلمانوں کا کہہ دے، جس چیز کو چاہے ان کی فلاح و بہبود قرار دے لے، جس طرح کی تنظیم کو چاہے ان کی تنظیم سمجھ لے، اور جو شخص بھی دنیا میں گروہ کو ہانکنے کی قابلیت رکھنے والا دکھائی دے اسے مسلمانوں کا قائد ملت اور امیر ملت ماننے پہ آمادہ ہو جائے۔

بد قسمتی سے یہاں پھر ایسی ہی صورت حال درپیش ہے۔ اسلام کی قید سے قطع نظر کر کے فی الواقع "مسلمانوں" کو محض ایک گروہِ اشخاص سمجھ لیا گیا ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ عجیب عجیب چیزوں پہ مسلمانوں کے مفاد، ان کی فلاح و بہبود، ان کی تنظیم و جمعیت، ان کی قیادت و امارت وغیرہ کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

**مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ**
**تحریک آزادی ہند اور مسلمان**



### ٹیڑھی راہ بھی واضح کر دی گئی ہے

درحقیقت ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے۔ کیا اس نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہ پا سکے گا۔ کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال اڑا دیا۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے اس کو نہیں دیکھا؟ کیا ہم نے اسے دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیے؟ اور دونوں نمایاں راستے اسے نہیں دکھا دیے؟ مگر اس نے دشوار گزار گھاٹی سے گزرنے کی ہمت نہیں کی۔ (البلد ۴–۱۱)



### لوگوں کے حالات کی ٹوہ نہ لگاؤ

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "تم اگر لوگوں کے مخفی حالات معلوم کرنے کے درپے ہوگے تو ان کو بگاڑ دوگے یا کم از کم بگاڑ کے قریب پہنچا دوگے"۔ یہی بات ایک اور حدیث میں اس طرح ارشاد ہوئی کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ "حکمران جب لوگوں کے اندر شبہات کے اسباب تلاش کرنے لگے تو وہ ان کو بگاڑ کر رکھ دیتے ہیں"۔ (ابو داؤد)

## شکم سیر پاکستانی

**غیر سیاسی باتیں**
**عبدالقادر حسن**

ہمارے انقلابی دوست جو پاکستان کو اس لئے بھوکا رکھنا چاہتے ہیں کہ یہاں اپنے نام نہاد انقلاب کی راہ ہموار کر سکیں اس خبر سے بہت ناخوش ہوں گے کہ اگرچہ دنیا کے سب سے زیادہ بھوکے ایشیا میں ہیں مگر پاکستان میں کوئی بھوکا نہیں ہے۔ دلی سے آنے والی عالمی خوراک کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارت بھی بھوکا ہے، بنگلہ دیش، بھوٹان، نیپال وغیرہ بھی سب بھوکے ہیں مگر پاکستان اور سری لنکا بھوکے نہیں ہیں یہاں لوگوں کو کھانا مل رہا ہے اور وہ ضرورت کے مطابق غذائی قوت حاصل کر رہے ہیں۔

جب سے پاکستان بنا ہے یہاں کے انقلابی حضرات اپنے آپ کو ترقی پسند اور کبھی کمیونسٹ کہتے ہیں یہ دعویٰ کرتے آ رہے ہیں کہ پاکستان بھوک سے ختم ہونے والا ہے۔ انہوں نے بھوک، غربت اور فاقہ زدگی کے افسانے تراشے اور ... شکم سیر پاکستانیوں کو ... ہوئے ... اور ... خالی ... بھوک ... لوگ اچھے ... شاعری میں بھوک کو ... اور افلاس کی ایسی ایسی دردناک تصویریں کھینچیں کہ پڑھنے والوں کو ہر طرف بھوک ہی بھوک دکھائی دیتی تھی۔

یہ درست ہے کہ پاکستان کئی ... ملک نہیں ہے ... مقروض اور پسماندہ ... اس کا شمار ایشیا کے ... میں کیا جاتا ہے لیکن پاکستان کی غربت اس کے باوجود ... کے پڑوسیوں کی قسمت نہیں ہے یہاں لوگ دو وقت کی روٹی کھاتے ہیں اور ... مارشل لاؤں کو برداشت کرتے چلے آ رہے ہیں اور ... لوٹ کھسوٹ والی ... جمہوریت بھی برداشت کر چکے ہیں۔ کوئی اور ملک ہوتا تو ان افتادوں اور آفتوں کے بعد دو وقت کی کجا ایک وقت کی دال روٹی بھی مشکل سے حاصل کر پاتا لیکن پاکستان کے قدرتی وسائل اور یہاں کے باشندوں کی محنت کا یہ ثمر ہے کہ پاکستان نہ صرف قائم ہے بلکہ دو وقت کی روٹی کے علاوہ پہننے کو کپڑا اور سر چھپانے کو جگہ بھی رکھتا ہے۔

ہمارے تحریک پاکستان کے بزرگ ہمیں بتاتے ہیں کہ جب پاکستان بنانے کی تحریک چل رہی تھی تو مسلمانوں کو ان کے وطن کی جدوجہد سے بد دل کرنے کیلئے یہ کہا جاتا تھا کہ تمہارا پاکستان اقتصادی طور پہ زندہ نہیں رہ سکے گا اور تم لوگ پچھتاؤ گے لیکن پاکستان اس کے بالکل برعکس ثابت ہوا۔ ... سیاست کی وجہ سے وہ ٹکڑے تو ہو گیا لیکن بھوک کی وجہ سے اس کی ایک انچ زمین بھی اس سے جدا نہیں ہوئی۔ اگر ہمیں اچھے حکمران اور اچھے افسران مل جاتے تو آج ہم ترقی یافتہ ...

کرنے کے بعد قومی سیاست دانوں کا جنازہ نکال دیا گیا اور پھر ان کے بعد پیچھے رہ جانے والی ہر منظم طاقت کو توڑنے اور کمزور کرنے کی کوشش کی گئی۔ ان میں قومی اتحاد کی صفوں میں دراڑیں پیدا کرنا، سیاست دانوں میں تفرقہ پھیلانا اور زنجیرہ جیسے ڈرامے بھی شامل ہے۔ ایک اہم قومی ادارے کا گلا گھونٹنا، بعض موثر اور طاقتور تنظیموں کو ختم کرنا بھی اسی کوشش کا ایک حصہ تھا۔ اب نوجوانوں کی تنظیموں پہ پابندی بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ یہ سب کچھ ارباب اقتدار میں شامل وہ عناصر کر رہے ہیں جو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فیصلہ کن طاقت کے مالک بن گئے ہیں۔ انہی عناصر کی وجہ سے سال کے بعد سال نہ جمہوریت ہی ملک میں آسکی اور نہ اسلام نافذ ہو سکا۔



## جیتی جاگتی زندگی — شمی حرم آپ کے نفسیاتی مسائل کا حل پیش کرتی ہیں

# شوہر اور والدین کسے چھوڑوں؟



ہماری شادی کے کچھ عرصہ بعد میرے شوہر کو کاروبار میں شدید نقصان ہوا۔ جس کی وجہ سے ہماری مالی حالت بہت خراب ہو گئی۔ اس دوران میرے والدین نے بہت سہارا دیا۔ ہم دو سال تک ان کے ساتھ ہی رہے تاکہ میرے شوہر پھر سے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں۔ اس طرح تقریباً پانچ سال کے برے حالات کے بعد ہم خود مختار ہو گئے۔ اور اپنا الگ گھر لے کر رہنے لگے۔

اب ہمارے بچے بھی ہیں۔ ہم ایک پرسکون زندگی گزار رہے ہیں۔ لیکن خدا جانے میری امی اور ابا جان کو میرے میاں سے کیوں نفرت ہو گئی ہے۔ وہ ہر وقت میرے سامنے ان کی برائی کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ کاروباری مصروفیت کی بنا پر ان کے گھر کم جاتے ہیں۔ کبھی میرے ساتھ آ جائیں تو کوئی اچھے جذبات نہیں کرتے۔ میرے لئے اس پر میرا دل بہت دکھتا ہے۔ اور وہ بھی محسوس کرتے ہیں۔ مجھ پر میرے والدین کے بہت احسانات ہیں۔ لیکن بھلا میں اپنے شوہر اور والدین کو کیسے چھوڑ دوں۔ ان۔ع۔

بالکل ٹھیک ہے۔ شادی کے بعد شوہر اور بچے اور اپنا گھر ہر شے سے افضل ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب قطعی یہ نہیں کہ والدین سے رشتے ناطے ٹوٹ گئے۔ انہیں اپنی اپنی جگہ قائم رکھا جا سکتا ہے۔

اگر آپ کے والدین نے آپ کے شوہر کی مدد کی۔ ان کے برے حالات میں اپنا دستِ تعاون پیش کیا تو انہوں نے اپنی بیٹی کی خاطر کیا۔ اس لئے کہ ان کی بیٹی کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ وہ اپنے گھر میں خوش رہے۔ یہاں کا احسان نہ تھا۔ جو کہ انہوں نے آپ کے شوہر کو غلام بنا لیا۔ وہ مرحلہ ختم ہو چکا ہے۔

ہاں یہ آپ نے نہیں لکھا کہ کیا آپ نے کبھی اپنے والدین کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ یعنی وہ لوگ صرف آپ کے میزبان بنتے رہے ہیں۔ ذرا انہیں اپنا مہمان تو بنا کر دیکھیں۔ آپ کے بھائی اور آپ کی امی کا لہجہ یقیناً تبدیل ہو گا۔ چاہے ابا حضور کے سلسلے ہی سہی۔ لیکن اگلی بار جب آپ ان کے ہاں جائیں گے تو وہ آپ کی دعوت کو ضرور یاد رکھیں گے۔ کیونکہ میری جان۔ خون کے رشتوں کی تازگی کے لئے سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ پھر وہی فارگرانٹڈ والی بات ہو جاتی ہے۔

## میں سخت پریشان ہوں

میرا منجھلا بیٹا شاہد تیرہ سال کا ہے۔ اس سے بڑا پندرہ اور چھوٹا دس سال کا ہے۔ ایک بہن چھ سال کی ہے۔ میرے تمام بچے صحت مند اور ذہین ہیں۔ لیکن شاہد تمام بہن بھائیوں سے خوبصورت شکل ہے۔ اور وہ بچپن سے ہی اپنے لباس وغیرہ کا بہت خیال رکھتا تھا۔ اپنے چہرے وغیرہ خوب چمکاتا۔ اب تو ویسے ہی آپ جانتے ہیں نو عمر بچے زیادہ تر جینز اور ٹی شرٹ پہنتے ہیں۔ لیکن شاہد اپنے لئے شوخ رنگوں کی قمیضیں اور سویٹر خریدتا ہے۔

میں شاہد کی طرف سے اس لئے پریشان رہنے لگی ہوں کہ وہ بچوں کے ساتھ گھل مل کر نہیں کھیلتا ہمیشہ الگ تھلگ رہتا ہے۔ اگر ہمارے ہاں کوئی مہمان آ جائے تو کمرے سے نہیں نکلتا۔ اس روز وہ کھانا بھی کمرے میں کھاتا ہے۔ اگر اسے زبردستی مہمان سے ملا لیا جائے تو منہ چھپا کر بیٹھا رہتا ہے جیسے وہ سب سے چھپا بیٹھا ہو۔ میں اسے سمجھا کر تنگ آ گئی ہوں۔ اب میں اسے کچھ نہیں کہتی۔ لیکن اس کے اس شرمیلے پن سے مجھے بہت کوفت ہوتی ہے۔ ش۔م

یقیناً آپ کو اس کی اس حرکت پر برا محسوس ہوتا ہو گا۔ آپ نے اسے سمجھا کر بھی دیکھ لیا۔ لیکن آپ کی ناپسندیدگی سے کوئی بات بنی اور نہ ہی اس پر سمجھانے کا کچھ اثر ہوا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس بارے میں کوئی عملی قدم اٹھانا ضروری ہے۔ مثلاً اسے یہ تاکید کیا جائے کہ تم اپنا ہوم ورک اتنے بجے تک ختم کر لو۔ اس کے بعد سب بہن بھائی پارک میں جا کر کھیلیں گے۔ ایک دو دفعہ آپ خود بچوں کے ساتھ جائیں اور دیکھیں کہ شاہد وہاں بھی اپنی تنہائی کی پناہ گاہ بناتا ہے۔ وہ دوسرے بچوں کے ساتھ گھل مل کر کھیلے۔ گھر میں جب کوئی مہمان آئے تو اسے آواز دے کر بلایا جائے۔ اور اس کا تعارف کروایا جائے۔ لیکن اس طرح کہ وہ زیادہ کوشش نہ ہو جائے۔

ہو سکتا ہے کہ جب وہ پیدا ہوا تو سب نے اس کے لاڈ کئے اسے چاند تاروں سے تشبیہ دی گئی۔ لیکن جب اس سے چھوٹا بچہ پیدا ہو گیا تو شاہد نے یہ محسوس کیا جیسے اس کی اہمیت کم ہو گئی ہے۔ وہ دوسروں سے نظر بچا کر چھپ بیٹھا۔ اسے اہمیت دینے لگیں گی تو وہ اپنا خول اتار پھینکے گا۔ ان شوخ رنگوں کے سویٹر اور قمیضیں اس کا انتخاب ہیں۔ انہیں رد نہ کریں۔ عمر کے ساتھ آخر میں تبدیلی آ جائے گی۔

# شادی سے انکار کا کوئی جواز نہیں

میری منگنی خالہ زاد کے ساتھ باہمی رضامندی اور گھر والوں کی پسند سے ہوئی۔ منگنی کے بعد میرا منگیتر مجھے فون کرتا تھا۔ لیکن میں نے صرف ایک دو مرتبہ فون کیا تو وہ ناراض ہو گئے اور کہا مجھے تم فون نہ کیا کرو۔ خیر منگنی کو دو سال کا عرصہ گزر گیا۔ لیکن چند ماہ قبل اس نے کہا میں نے سنا ہے کہ تم کسی کے ساتھ ہوٹل گئی ہو۔ میں نے اسے یقین دلایا کہ ایسا نہیں ہے۔ میں تو آج تک کالج کے علاوہ کہیں نہیں گئی۔ میرے جواب پر وہ مطمئن ہو گیا۔ مگر چار ماہ سے اس کا فون نہیں آیا۔ میں بہت پریشان ہوں۔ ڈرتی ہوں کہ کہیں اسے میرے خلاف کسی نے بھڑکایا تو نہیں۔ کیا میں اسے فون کر کے اس کی خیریت معلوم کر لوں؟

نوشین بانو

نوشین صاحبہ! آپ کے منگیتر شکی مزاج ہیں۔ بہر حال اس منگنی میں آپ دونوں کی پسند شامل تھی۔ اور والدین کی رضامندی بھی۔ پریشان ہونے کی بات نہیں۔ بہتر ہو آپ کا خالہ زاد ہے آپ اپنی کسی بہن کو ہمراز بنا کر خالہ کے گھر بھیج دیں۔ وہ آپ کے منگیتر سے بھی مل لیں گی۔ لیکن ان سے یہ نہ پوچھیں کہ فون کیوں نہیں کرتے۔ صرف خیریت معلوم کر لیں۔

—کام لیں اور بزرگوں سے کہیں کہ [illegible] میری بھی تو سنیں

آپ کا ضمیر مطمئن ہے۔ آپ کسی چکر میں نہیں تو پھر آپ کو پریشانی کیوں لاحق ہے کہ آپ کے خلاف کسی نے بھڑکا دیا ہو گا۔ اس نے ایک دفعہ آپ سے ہوٹل جانے کے متعلق پوچھا تھا۔ آپ نے انکار کر دیا۔ ممکن ہے وہ آپ کے بارے میں مکمل طور پر جاننا چاہتا ہو۔ حالانکہ اسے یہ تمام باتیں منگنی سے قبل معلوم کر لینی چاہئے تھیں۔ لیکن اس نے آپ کو فون کرنے سے منع کیا ہے۔ اس لئے آپ ہرگز فون نہ کریں۔ ویسے یہ بھی ممکن ہے اسے کام کی زیادتی یا گھریلو مصروفیات کی وجہ سے فون کرنے کا وقت نہ ملا ہو۔ پریشان نہ ہوں۔ اپنی تعلیم پر توجہ دیں۔



کراچی کے جناب محمد حسین اور ان کی اہلیہ محترمہ سیمی دختر ریٹائرڈ بریگیڈیر جی ڈی قاضی جن کی شادی حال ہی میں واشنگٹن میں انجام پائی۔

An Urdu Theatre Group for Toronto — A Review of the first production

# Roop Behroop

## Written by Ashar Warsi, Directed by Mohsin Sherazee, Produced by Fareed Ahmed

*M.G. Vassanji*

*Roop Behroop* is a hilarious comedy. Well produced and ably acted, it had the audience chuckling away throughout its length. There is no doubt that here we have, in Toronto at least, and at last, a professionally produced play in Urdu, of a high calibre. The production's success is a great tribute to the *amateur* members of the team and owes no small credit to the playwright, Ashar Warsi.

The play is adapted from the Victorian comedy *Charley's Aunt* and is set, presumably, in Pakistan. (The unimportance of the exact location is significant.) Charley Fernandez and his friend Aftab Afridi invite the girls Nargis and Mary, whom they are wooing, to lunch with Charley's aunt Dona Lucia D'Alvadorez, who has just come into a huge fortune and is expected from Brazil that morning. An introduction to their rich aunt, they presume, will somehow boost their prestige in the eyes of the girls and their guardian, the overprotective Meer. But in the last minute a telegram from the aunt informs that she'll arrive a few days later. In deperation the two men press their friend Sunder Kumar into service to impersonate the aunt for the duration of the lunch. While Sunder/Dona enjoys the affectionate attentions of the two young and pretty ladies, Aftab's father Colonel (retd.) Afridi arrives to inquire about his son, followed by a suspicious Meer looking for his two wards. The two older men fall for Sunder/Dona for their own reasons, essentially her millions. Meanwhile the real Dona arrives, incognito. It turns out that she is the colonel's past sweetheart, and her companion Bindiya, that of Sunder. A comedy of errors ensues.



*A dramatic scene from the play 'Roop Behroop' played by Sultan Mahmood Khan and Mustafa Qureshi.*

The acting is good, at places superb, and the timing excellent, as they must be in a successful comedy. Fareed Ahmed as Sunder and Mosharaf Hasni as Rajoo are especially noteworthy.

The neat ending, in which Muslim gets paired off with Muslim, Hindu with Hindu, Christian with Christian, and the Westernized colonel with the Westernized Dona hints at this reality *off stage*: it seems as if the producers, not knowing (or knowing) their audience, deliberately refrained from picking any issues touching sacred values.

This is not to make a case for the realistic and for what depresses, to say that there is no room for pur entertainment; but to point out that South Asian audiences are already overdosed, primarily through the movie industry, with the fantastic and the anesthetizing.

In a sense, this play's successful engagement of the audience is possible only through the contexts defined by "home," it is still entertainment imported from there. Perhaps it is too early to expect Urdu drama depicting real life in North America, even in comedy.

*(M.G. Vassanji is editor and publisher of* ***The Toronto South Asian Review****)*

# متاعِ الفاظ

زہرا نگاہ

یہ جو تم مجھ سے گریزاں ہو میری بات سنو
ہم اسی چھوٹی سی دنیا کے کسی رستے پر
اتفاقاً کبھی بھولے سے کہیں مل جائیں
کیا ہی اچھا ہو کہ ہم دوسرے لوگوں کی طرح
کچھ تکلف سے سہی ٹھہر کے کچھ بات کریں

اور اس عرصۂ اخلاق و مروت میں کبھی
ایک پل کے لیے وہ ساعتِ نازک آ جائے
ناخنِ لفظ کسی یاد کے زخموں کو چھوئے
اک جھجکتا ہوا جملہ کوئی دکھ دے جائے

اس خموشی کے اندھیروں سے نکل آئیں چلو
کچھ سُلگتے ہوئے لہجے سے چراغاں کر لیں
چُن لیں پھولوں کی طرح ہم بھی متاعِ الفاظ
اپنے بکھرے ہوئے دامن کو گلستاں کر لیں

دولتِ درد بڑی چیز ہے اقرار کرو
نعمتِ غم بڑی نعمت ہے یہ اظہار کرو
لفظ پیماں بھی، اقرار بھی، اظہار بھی ہیں
طاقتِ صبر اگر ہو تو یہ غم خوار بھی ہیں
ہاتھ خالی ہوں تو یہ جنسِ گراں بار بھی ہیں
پاس کوئی بھی نہ ہو پھر تو یہ دلدار بھی ہیں
یہ جو تم مجھ سے گریزاں ہو مری بات سنو

# WHAT FUTURE FOR PAKISTAN?

## A world seminar in London
## August 16, 17 and 18, 1984

The greatest strength of Pakistan was that at its birth in 1947 the new State represented the unified will of the Muslim masses of the subcontinent. Its greatest weakness lies in the fact that the new State was created by an act of the British Parliament, which defined its legality, gave it a provisional constitution and appointed its government. The leaders of the 'Pakistan movement' did not stop to think that the British themselves had not bothered to secure the legality of their own *raj* from the last Moghul emperor of Delhi. The Muslim League's preference for British legality over the power of the Muslim masses resulted in the loss of large chunks of territory and people in Kashmir, Punjab, Assam, Bengal and elsewhere.

Mr. M.A. Jinnah, the leader of the Pakistan movement, popularly known as the Quaid-e Azam (the Great Leader), called it a 'truncated Pakistan'. In the 36 years of its life, the State of Pakistan has bled continuously from the wounds inflicted upon it by the trauma and treachery surrounding its birth. Once again Pakistan is tottering on the brink of yet another disaster — internally generated and externally manipulated.

In Pakistan the problems of political legitimacy have been compounded by the curious admixture of nationalism and Islamic rhetoric that its founders used in the 'struggle for independence'. The leaders of the Muslim League were nationalist and secular, while the masses believed that Pakistan would be an 'Islamic State'. This basic dichotomy has never been resolved.

The political 'systems' of Pakistan have undergone little change. The British colonial administration relied upon a strong centralized bureaucracy. It was presided over by autocratic rulers and secured by a vast network of police, secret police, military and paramilitary organizations. Pakistan has continued to be ruled in much the same way. Like the British before them, the Pakistani rulers, both civilian and military, have made no attempt to extend political participation, economic benefit or welfare to the Pakistani people. Oppression and exploitation have been practised at every level by an increasingly isolated ruling elite. This has given rise to a level of social conflicts that few societies in history have endured and survived.

Pakistan's problems have been made more intractable by the unacceptability of the new State to the international system. Nobody understood why the Muslims of British India had to have a State of their own. The west was guiding the world towards an undefined secular Utopia; the only choice available was between two routes to the same destiny — capitalist social democracy or State communism.

In this climate of opinion a State created in the name of Islam was considered an anomaly. Even the rulers of Pakistan ignored the normative role of Islam and tried to seek conformity and international respectability through secular approaches to modernization and westernization.

Pakistan was created largely at the territorial expense of India. It was unlikely that India would accept the 1947 partition as permanent. In the final act of partition the British had conspired to deprive Pakistan of vast chunks of Muslim areas such as Kashmir and the Gurdaspur district of the Punjab province. This ensured the continuation of high levels of international conflicts between Pakistan and India. It also gave India the option of invading, dismembering and ultimately destroying the State of Pakistan. At least twice, in 1965 and 1971, India has exercised this option, with devastating effect. The superpowers and the world community have largely backed the Indian view of Pakistan. The United States, even when formally an ally of Pakistan, has actively sought its destruction. However, so long as there was no danger of Pakistan actually becoming an 'Islamic State', the west allowed it to exist as just another client State.

The Islamic Revolution in Iran in 1979 changed all this. The superpowers and India could now see clearly that the Islamic Revolution could easily spread to Pakistan too. The Soviet Union occupied Afghanistan to secure it from the effects of the Islamic Revolution. All the indications are that the US and the Soviet Union have given India a free hand in Pakistan. If India decides to invade and annex Pakistan, no one will raise a finger. Pakistan is now alone and friendless. An Indian invasion of Pakistan is imminent. The most likely outcome is surrender by the Pakistan army.

However, oblivion is not necessarily the only future for Pakistan. Even the present frontiers can be defended and maintained, or even extended. If the 40 million Muslims of Iran can overcome the two superpowers and their local clients, surely the 80 million Muslims of Pakistan can do the same.

The survival of the State of Pakistan is a vital interest of the entire *Ummah*. The Muslim masses of Pakistan are the only remaining line of defence that country still has.

The seminar, entitled *What Future for Pakistan?*, must spell out the options clearly and unambiguously. The seminar is open to all Muslims. Nevertheless, in the opinion of the Muslim Institute no useful purpose will be served by the presence at the seminar of those directly responsible for the present plight of Pakistan. These include those who serve or support the present regime and those who have done so for any of the earlier regimes.

Similarly, all political parties in Pakistan have been equally responsible for the present predicament. Such political parties, their students wings and other supporting groups in Pakistan and abroad, have no part to play in the future of Pakistan. The people of Pakistan are totally disillusioned with them. Politicians, members of political parties and their affiliated groups and present or past holders of political office are not invited to the seminar.

The Muslim Institute will welcome those concerned for the future of Pakistan to attend this three-day seminar, in particular, scholars, students, *ulama*, academics and journalists. Participants from overseas should, wherever possible, make arrangements to stay with friends and relations in or near London. In exceptional cases the Muslim Institute may offer limited hospitality in student hostels. Those invited from overseas will be expected to either pay their own travel expenses or seek other sources of funding.

**The Muslim Institute invites prospective participants to write papers for presentation at the seminar. The obvious areas for exploration are; for instance:**

1. the origins of the Pakistan movement (1857-1940);
2. the Pakistan movement (1940-1947);
3. the Muslim League and its leadership;
4. the Partition;
5. the early years of Pakistan;
6. the socio-economic and political make-up of Pakistan;
7. the political elites in Pakistan;
8. the politics of constitution-making;
9. the political parties in Pakistan;
10. the international conflict of Pakistan;
11. the emergence of the army as a political party in uniform;
12. the army as the instrument of foreign influence and control of the State;
13. the invasions from India;
14. the foreign policies of Pakistan;
15. the political culture of the Pakistani people;
16. Islam as a factor in Pakistan's secular politics;
17. the westernized Muslim elite of India (before 1947) and in Pakistan;
18. the sociological impact of nationalism and westernization; and
19. the future of Pakistan......

*The primary purpose of the seminar is to try to reach a consensus on a set of options that might yet save the State of Pakistan.*

Dr Kalim Siddiqui, director of the Muslim Institute, will welcome correspondence, suggestions and comments.

**The Muslim Institute**
6 Endsleigh Street
London WC1H ODS UK



An Urd

# مختصر اشتہارات

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف 10 ڈالر ہے جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے

پاکستان میں مقیم ۳۵ سالہ طلاق شدہ تعلیم یافتہ کشمیری خاندان کی خاتون کے لئے کینیڈا میں رہائش پزیر تعلیم یافتہ اور سنجیدہ مزاج شخص کا رشتہ درکار ہے۔ تفصیلات کے لئے فون کیجئے نور خواجہ ۔ (416) 823-4388

ٹورانٹو میں اپنے خاندان کے ساتھ مقیم برسرروزگار، ۳۲ سالہ طلاق یافتہ لڑکی کے لئے سنت الجماعت، شریف الخاندان، نیک نفس شخص کا رشتہ درکار ہے ۔ (416) 493-4374

دراز قد، خوبصورت، امریکن شہریت اور وسیع پیمانے پر ذاتی کاروبار کے حامل اعلی تعلیمیافتہ لڑکے کے لئے معزز گھرانے کی لیڈی ڈاکٹر کا رشتہ مطلوب ہے ۔

معزز خاندان سے متعلق امریکن سٹیزن، خوبصورت لیڈی ڈاکٹر کے لئے مناسب، معزز اور پختہ ذہن کے ڈاکٹر کا رشتہ مطلوب ہے ۔

Mrs. Ahmad
296 Roy-Huie Rd.
#9.D.
Riverdale, GA. 30274
U.S.A.

تعلیمیافتہ، ذاتی کاروبار و جائداد اور امریکن شہریت کے حامل ۳۳ سالہ شیعہ سلمان لڑکے کے لئے لیڈی ڈاکٹر کا رشتہ مطلوب ہے ۔

حیدرآباد کے معزز شیعہ گھرانے کی ۲۲ سالہ تعلیمیافتہ خوبصورت اور امریکن شہریت کی حامل لڑکی کے لئے عمدہ اوصاف کے حامل شیعہ لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے ۔

999 Plaza Dr.
4th Floor, WoodField Park
Office Plaza
Schaumburg, Il. 60195
U.S.A.

۳۲ سالہ بی اے پاکستانی مسلمہ کے لئے ۳۵ تا ۴۰ سالہ پروفیشنل اور امریکن یا کینیڈین امیگرنٹ کا رشتہ مطلوب ہے ۔ خواہشمند حضرات پہلے خط میں تصویر کے ساتھ رجوع کریں ۔

A.A. c/o al-Hilal

۲۳ سالہ کینیڈین شہریت کی حامل اور اعلیٰ سید گھرانے کی نہایت حسین و تعلیمیافتہ ۵-۳ لڑکی کے لئے ۳۳ تا ۳۸ سالہ امریکن شہریت کے حامل ڈاکٹر کا رشتہ مطلوب ہے ۔ اہل بیت سے تعلق رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ مکمل کوائف کے ساتھ اس نمبر پر رابطہ قائم کریں ۔

(416) 243-1510

# ”اندرا پاکستان پاکستان کی رٹ لگا رہی ہیں یہ سب بکواس ہے“ مانیکا



پاکستان کا خطرہ ہے تو چھروٹ فوج کو کیوں نہ دیا جائے؟

کشمیر کے بارے میں اُن کا رویہ یہ ہے کہ ”مجھے نہیں ملا تو دوسرے کو کیوں ملے“

[illegible]

## طلبہ کی دھمکی پر برطانیہ میں تشویش

[illegible]

۳۵ سالہ کینیڈین سٹیزن خوبصورت جاذب نظر ذاتی مکان اچھی ملازمت اور ناگزیر وجوہ کی بنا پر طلاق یافتہ لڑکی کے لئے اچھی تعلیم و شخصیت کے حامل فوری رابطہ قائم کریں

۳۶ سالہ، ۶-۵، ۱۱۵ پاؤنڈ وزن، ایم اے بی ایڈ اور پاکستان میں مشنری سکول کی ٹیچر کے لئے معقول امیگرنٹ لڑکے کا رشتہ درکار ہے ۔

۳۳ سالہ، ۹-۵، ۱۴۰ پاؤنڈ، بزنس ایڈ منسٹریشن ڈگری، امریکن سٹیزن اور بڑے ادارے میں آڈیٹر کیلئے ڈاکٹر یا اعلی تعلیمیافتہ لڑکی کا رشتہ درکار ہے ۔

۲۶ سالہ، ۲-۵، ۸۶ پاؤنڈ، بی ایس سی، صاف رنگت، امریکن امیگرنٹ لڑکی کے لئے اعلی کردار و معقول روزگار کے حامل افراد رجوع کریں ۔

۲۹ سالہ، ۳-۱۱، ۸۵ پاؤنڈ، ایم اے اکنامکس، خوبصورت امریکن امیگرنٹ لڑکی کے لئے اچھے کردار و روزگار کے حامل لڑکے کا رشتہ درکار ہے ۔

مندرجہ بالا تمام رشتوں کی تفصیلات اور دیگر ہر قسم کے معیاری رشتوں کے لئے شمالی امریکہ میں مسلمانوں کے اول اور سب سے بڑے ادارے سے آج ہی رابطہ قائم کیجئے ۔

Sattar Marriage Bureau
P.O. Box 40-9001
Chicago, Ill. 60640
Tele: (312) 728-8020

اسلامی اقدار کے حامل اخلاقی و معیاری رشتوں کے خواہشمند مندرجہ ذیل پتہ پر اعتماد کے ساتھ لکھیں ۔ (خدمات فی سبیل اللہ ہیں)

Br. Hasan,
P.O. Box 503,
Station 'A',
Toronto, Ont.
M5W 1E4



## سلسلۂ ہدایت



شکاگو کے جمیل قریشی جنہوں نے ساڑھے سات سال کی عمر میں اپنے والدین تحسین قریشی اور امۃ الہٰ قریشی کی زیر نگرانی قرآن پاک کا پہلا دور ختم کر لیا ہے ۔

## آصف اقبال کی قیادت میں ورلڈ الیون نے بھارتی الیون کو ہرا دیا عمران کی شاندار بولنگ

[illegible]

## صاحبزادہ فیض الحسن انتقال کر گئے

## ”ملک ایک جید عالم سے محروم ہو گیا“ ۔ صدر ضیاء



[illegible]



پاکستان میں موسم بہار کی آمد آمد (تصویر اے پی پی)

# بھارت میں مسلم اقلیت کو دیئے گئے حقوق پر عملدرآمد نہیں ہو رہا: سلیمان سیٹھ

## تمام مسائل کی زد براہ راست مسلمان پر پڑتی ہے ۔ ہم کشتیاں جلا کر رہ رہے ہیں

[illegible]

## پاکستان کی ایک کروڑ ۹۰ لاکھ افراد

## دو فیصد افراد رات کو روشنی سے محروم ہیں

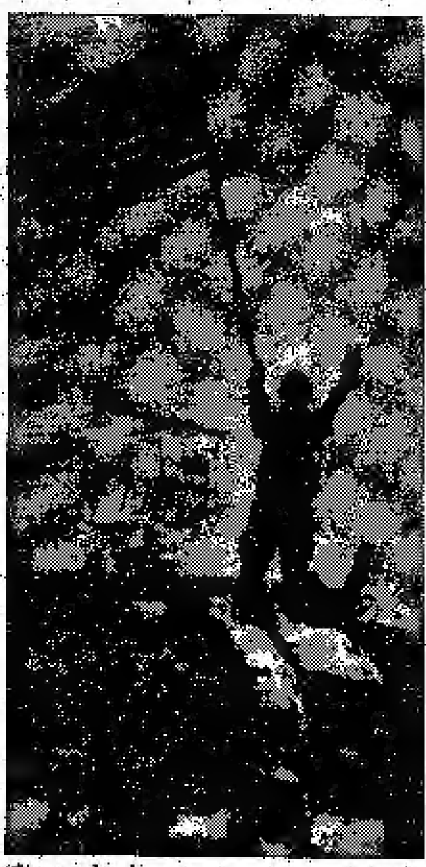
[illegible]

## ٹیلی فون پر ہونے والا نکاح نامکمل اور فضول ہوتا ہے

[illegible]

## آدمجی انڈسٹریز کے خلاف ۳ کروڑ روپے کے فراڈ کا مقدمہ

**ملک کے سب سے بڑے فراڈ میں ملوث انڈسٹریز کے چیئرمین کی تلاش میں چھاپے**
**تہران سے موصول ہونے والے ٹیلیکس کراچی سے بھیجے گئے تھے۔ ایران کی منڈی میں پاکستان کی بدنامی**



## ایران نے بغداد کو بصرہ سے ملانے والی اہم شاہراہ پر قبضہ کر لیا

**ایران مسلسل پیشقدمی کر رہا ہے، فوجی اہمیت کے متعدد مقامات پر قبضہ، ایرانی فوج ۱۵ دیہاتوں پر قابض**

### عراق گھر کر مشکل سے دوچار ہو گیا ہے۔ مبصرین

## پاکستان بھارت سے جنگ کی تیاریاں کر رہا ہے۔ اندرا گاندھی

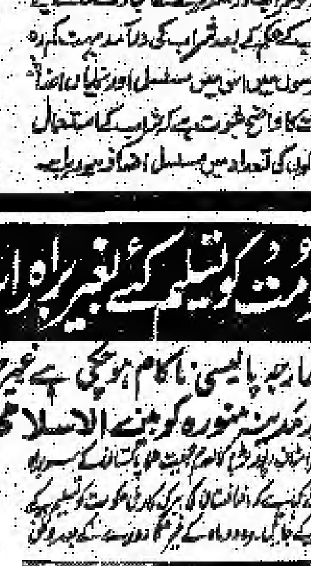
**پاکستان ایٹم بم بنا لے یا میزائل نصب کرے تو اس کے اثرات پڑوسی ملکوں پر پڑیں گے**
**ہم پاکستان کو اسلحہ فراہم کرنے والے ممالک کو متنبہ کرتے ہیں**

### پاکستان میں شراب کی کھپت میں اضافہ

### ایران میں اسلامی بنیادوں پر معاشرہ تشکیل دیا جا رہا ہے۔ ساقی

## کارمل حکومت کو تسلیم کئے بغیر براہ راست مذاکرات کئے جائیں۔ مولانا نورانی

**پاکستان کی خارجہ پالیسی ناکام ہو چکی ہے غیر جماعتی انتخابات سے تبدیلی آ جائے گی**
**مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کو بین الاسلامی شہر قرار دینے کا مطالبہ**



مولانا نورانی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے

### روم میں امریکی عہدیدار کا قتل

fortnightly Vol.12 No.24 50¢
March 10, 1984
al-Hilal Ph: (416) 474-9292, 493-4374

338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6

Editor: S. Sajjad Hyder
Managing Dir. M. Lateef Owaisi

# بھارت نے حملہ کیا تو امریکہ کوئی مدد نہیں کرے گا

حملہ روس کی شہ پر ہو یا روسی اسلحہ کے ذریعے، امریکہ مداخلت نہیں کرے گا ۔ بریژنسکی

## معاہدے کے تحت صرف روسی حملے کے خلاف مدد دی جا سکتی ہے

## افغانستان میں اسلامی ملکوں کی فوج بھجوائی جائے

## بصرہ خالی ہونے لگا، کئی کئی ہزار کے قافلے کویت ہجرت کر رہے ہیں

## آیت اللہ سے ڈرتے ہیں

طریقۂ زندگی نہیں بدل سکتے

# بھارتی بحریہ کو روس جدید ترین خطوط پر استوار کرے گا

روس کے بادشاہ گر استینوف نے بھارت کا دورہ شروع کر دیا

بھارت کو سستے داموں مزید روسی اسلحہ ملنے کا امکان

## وادی پنج شیر میں ہزاروں روسی فوجی اور ٹینک پہنچ گئے

شدید جنگ ہونے کا امکان

## روس مجھے ہٹانا چاہتا ہے لیکن امریکہ میری مدد کرے گا ۔ جنرل ارشاد

عوام کو میرے خلاف بغاوت پر اکسانے کیلئے روس نے کھلم کھلا روپیہ تقسیم کیا



# بنگلہ دیش زرعی یونیورسٹی کے وائس چانسلر سمیت تمام پروفیسر مستعفی ہو گئے

ہڑتال کے موقع پر طلبہ پر فوج کے مظالم پر شدید احتجاج

## ہلاک شدگان کی تعداد چالیس تک پہنچ گئی

## پاکستان میں دو لاکھ افراد ہیروئن کے عادی ہیں

ایشیائی ممالک میں بڑھتی مقبولیت باعث تشویش

## ایرانی وزیر اعظم کے چھوٹے بھائی کا پاکستان میں بطور سفیر تقرر

خلیج میں موجودہ خطرناک صورتحال کا ذمہ دار امریکہ ہے